السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی نے اپنے مکان زنانہ کے گوشہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی ہے اس غرض و نیت سے کہ صرف اس مکان کی عورتیں اس مسجد میں نماز پڑھیں اور بوجہ پردہ کے اذان واقامت ہو نہیں سکتی ہے پس ایسی صورت میں اس پر مسجد کا حکم ہوگا یا ہیں اور بلا اذن مالک مکان کے غیر عورتوں کو اس مسجد میں جاکر نماز پڑھنے کا حق ہے یا نہیں اور اگر اس مسجد میں اذان واقامت نہ ہو تو بانی مسجد گنہگار ہوگا یا نہیں اور اس بستی میں ایک مسجد عام ہے کہ جس کی اذان کی آواز بخوبی اس مسجد میں بھی آتی ہے تو وہی اذان اس مسجد کے واسطے کافی ہوگی یا نہیں اور زمین اس مسجد زنانہ کی موقوفہ ہوجائے گی یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہوالملہم للصواب، صورت مسئولہ میں جو مسجد گوشہ مکان زنانہ میں تعمیر کی گئی ہے اس پر حکم واطلاق مسجد کا ہوسکتا ہے، گو اس میں اذان نہ ہو اور نہ بانی مسجد آثم ہوگا اور نہ زمین اس کی موقوفہ ہوگی، چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے صحابی عتبان بن مالک بدری نے آپؐ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میری نظر کمزور ہے اور میں قوم کا امام ہوں، جب بارشیں ہوتی ہیں اور نالے بہنے لگتے ہیں تو میں مسجد میں آکر ان کو نماز پڑھا نہیں سکتا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں میں اس جگہ کو مسجد بنالوں گا تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا، پھر آپ اور ابوبکر دن چڑھے تشریف لائے، آپ اجازت لے کر گھر میں داخل ہوئے تو آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے کہ میں تیرے گھر میں نماز پڑھوں، میں نے مکان کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے کھڑے ہوکر وہاں تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر سلام پھیرا۔''

''اگر کوئی مسجد بنائے تو جب تک اس کو اپنی ملکیت سے خارج نہ کرے اور نماز کی عام اجازت نہ دے وہ اس کی ملکیت میں رہے گی۔ اگر کوئی شخص اپنے مکان کے دروازے پر مسجد بنائے اور اس زمین کو اپنی عمارت پر وقف کردے اور مرجائے اور مسجد ویران ہوجائے تو اس کے وارث اس زمین کو بیچ سکتے ہیں۔ عورتوں کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے اگر وہ جماعت سے نماز پڑھیں تو بغیر اذان اور اقامت کے پڑھیں گی اور اگر وہ نماز پڑھ لیں تو ان کی نماز کراہت سے ہوجائے گی۔'' (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ](#)

جلد01